JIBAS **(**The International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN: APPLIED FOR (P) & (E)
Home Page: http://jibas.org
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, Euro Pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

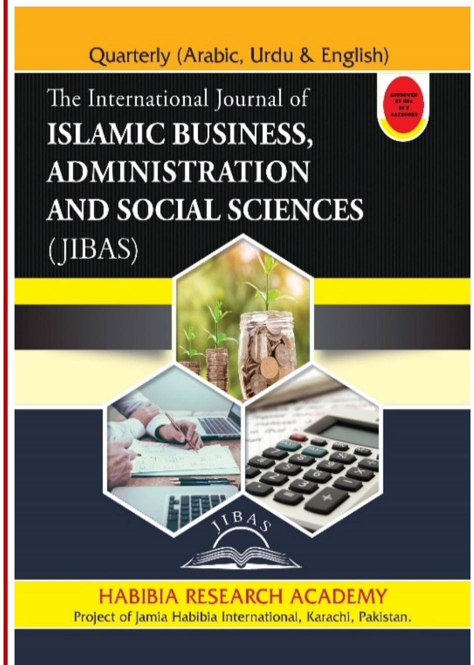

TOPIC:

PREACHING OF RELIGION, APPOINTMENT OF PREACHER COMPANIONS AND THEIR APPOINTMENT REASONS IN THE TIME OF PROPHET MUHAMMAD (P.B.U.H)

عہد نبوی ﷺ میں تبلیغ دین، مبلغین صحابہ کرامؓ کی تقرریاں اور ان کی تقرری کے اسباب

AUTHORS:

1. *Dr. Shams UL Haq, Assistant Professor, NUML University Karachi, Email ID: shams.ulhaq@numl.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-7709-5114*
2. *Dr. Mahmood ul Hassan Channar, Lecturer The BNBWU Sukkur, Email ID: hafiz.hassan@bnbwu.edu.pk*
3. *Hafiz Abdul Aziz Memon, Assistant Professor D/O BSRS, Mehran UET, Jamshoro, Sindh, Pak, Email ID: abdulaziz.memon@faculty.muet.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-0176-4673*

How to Cite: *Shams UL Haq, Mahmood ul Hassan Channar, and Hafiz Abdul Aziz Memon. 2024. "PREACHING OF RELIGION, APPOINTMENT OF PREACHER COMPANIONS AND THEIR APPOINTMENT REASONS IN THE TIME OF PROPHET MUHAMMAD (P.B.U.H): عہدنبوی ﷺمیں تبلیغِ دین،مبلغین صحابۂ کرامؓ کی تقرریاں اور ان کی تقرری کے اسباب". International Journal of Islamic Business, Administration and Social Sciences (JIBAS) 4 (3):1-10.*
URL: https://jibas.org/index.php/jibas/article/view/133.

Vol. 4, No.3 || July –September 2024 || P. 01-10
Published online: 2024-08-30

QR. Code

PREACHING OF RELIGION, APPOINTMENT OF PREACHER COMPANIONS AND THEIR APPOINTMENT REASONS IN THE TIME OF PROPHET MUHAMMAD (P.B.U.H)

عہد نبوی ﷺ میں تبلیغِ دین، مبلغین صحابہ کرامؓ کی تقرریاں اور ان کی تقرری کے اسباب

Shams UL Haq,　*Mahmood ul Hassan Channar,*　*Hafiz Abdul Aziz Memon,*

ABSTRACT:
The Islamic State of Madinah was not established due to any plan or policy but was a natural consequence of all events and realities that took place after the migration of the Holy Prophet (PBUH) to Madina. The Holy Prophet (PBUH) was a prophet, teacher, reformer, and messenger of Allah and his main purpose was to preach the religion and spread Islam. Therefore, from the very beginning, the Holy Prophet (PBUH) and his Companions performed this duty with great devotion and loyalty. However, unlike the Makki era, with the establishment of the Islamic State in the Madani era, the Holy Prophet (PBUH) used all the political power and the state institutions for the propagation, publication, stability, and implementation of Islam. As a result, all officials and workers of the Islamic state systems including administration, financial management, and even the military system, became preachers and soldiers of religion and began to perform religious services in their respective spheres. This article sheds light on the preaching of the Holy Prophet (PBUH), the Makkan and Madani preachers, the appointments of preacher companions on different occasions, and their appointment reasons.

Keywords*: *Preaching, Preacher companions, Appointment of Preachers, Prophetic era

تعارف:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کو آخری اور باقی دنیا کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنایا اور آپ ﷺ کو خاتم الانبیاء والمرسلین کے درجہ پر سرفراز فرمایا جس کے باعث آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی اسلام اور دین کی دعوت دیتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کے درجِ ذیل حکم پر عمل فرماتے رہے:

"يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ" (1)

ترجمہ: "اے رسول! آپ پہنچادیجئے جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر نازل کیا گیا، اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اللہ کا پیغام نہ پہنچایا۔"

آپ ﷺ نے پورے عہد نبوی ﷺ میں نبوت کی ذمہ داری ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ایک ایسی جماعت تیار فرمائی جس کے ایمان اور اعمال کے سچائی کی گواہی خود اللہ تعالیٰ نے "آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ"(2) میں دی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی نبوی کام نبوی منہج پر سرانجام دیا۔ عہد نبوی ﷺ کے دونوں ادوار یعنی مکی اور مدنی عہد میں تبلیغِ دین واشاعتِ اسلام کے دو منبع تھے:

ا۔ آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی		۲۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مقدس ہستیاں

آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پیغمبر، مصلح اور مبلغ کے علاوہ ہمہ جہتی شخصیت نظر آتی ہے۔ آپ ﷺ اپنے بنیادی کام یعنی تبلیغِ دین کے فریضہ کو ہمیشہ مقدم رکھتے تھے اور اس سے ذرابرابر بھی صرفِ نظر نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہر لمحہ، ہر جگہ اور ہر موقع کو دعوتِ دین کے لئے استعمال کرتے تھے۔ جب بھی اور جہاں بھی لوگوں سے رابطہ ہوتا، سب سے اول انہیں دعوت دین دیتے تھے۔

مکی دورِ حیات اور مبلغین صحابہ کرامؓ:

تیرہ سالہ مکی دورِ حیات کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ دعوتِ دین کے لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ ﷺ کی بھرپور معاونت و مدد کی اور اس ضمن میں پیش آنے والی ہر اذیت، تکلیف اور دکھ کو بڑی خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور دعوتِ دین کے فریضہ سے کبھی بھی غافل نہیں رہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ آپ کے تمام صحابہ کرامؓ اپنی اپنی جگہ دین کے مبلغ تھے۔ کفار کی ستم رسانیوں کے باوجود حضور ﷺ کے علاوہ سب صحابہ کرامؓ تبلیغِ دین میں مصروف رہے۔ جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دینی محنت اور تبلیغ سے متعدد صحابہ ایمان لائے جن میں عشرہ مبشرہ کے پانچ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شامل تھے۔([3])

ابتداء اسلام میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تبلیغی و دعوتی سرگرمیوں کا مرکز زیادہ تر مکہ مکرمہ اور اس کے گردنواح کی بستیاں ہی تھیں۔ جس کا ذکر قرآن مجید نے کچھ اس طرح کیا ہے:

"وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآناً عَرَبِيّاً لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَى وَمَنْ حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لا رَيْبَ فِيهِ"[(4)]

ترجمہ: "اسی طرح ہم نے آپ کی طرف عربی قرآن کی وحی کی ہے تاکہ آپ مکہ والوں کو اور اس کے آس پاس کے لوگوں کو خبردار کردیں اور جمع ہونے کے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرادیں۔"

لیکن جب قریشِ مکہ کی طرف سے اسلام کی مخالفت میں مسلسل تیزی اور شدت آنے لگی تو آپ ﷺ نے دیگر قبائلِ عرب کو اپنی دعوتی اور تبلیغی سرگرمیوں کا مرکز بنانے کا فیصلہ کیا، جس کے دو طریقے ہوا کرتے تھے:

ا۔ حضور ﷺ بنفسِ نفیس خود قبائل میں دعوت و تبلیغ کے لیے تشریف لے جاتے۔

۲۔ حضور ﷺ نو مسلم صحابہ کرامؓ کی تربیت فرما کر انہیں اپنے اپنے قبیلے واپس بھیجتے تاکہ وہ وہاں جاکر دعوتِ دین کا کام کریں۔ یہ نو مسلم صحابہ کرامؓ بلاواسطہ یا بلواسطہ آپ ﷺ کے مقرر کردہ مبلغ ہوتے۔ ان میں سے چند صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے:

حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ جن کا شمار قدیم الاسلام صحابہ میں ہوتا ہے، مکہ مکرمہ حاضر ہو کر اسلام قبول کیا پھر واپس اپنے قبیلہ میں جاکر مسلسل دعوت و تبلیغ میں مصروف رہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی کوششوں سے کثیر تعداد لوگوں نے اسلام قبول کیا اور ان لوگوں میں سے پچاس افراد بارگاہِ رسالت میں شرف بازیابی حاصل کرنے کے ارادے سے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ آئے۔[5]

حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ

اسی طرح حضرت طفیل بن عمرو الدوسی مکہ مکرمہ حاضر ہوئے اور خود ہی عرض کیا کہ یارسول اللہ میری قوم میری بات مانتی ہے، میں واپس جاکر انہیں دعوتِ اسلام دوں گا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں مبلغ بنا کر انہی کی قوم کی طرف روانہ کیا۔ بخاری شریف کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے یہاں حاضرِ خدمت ہو کر اپنی قوم کے لوگوں کی شکایت کی تو آنحضرت ﷺ نے ان کے لیے ہدایت کی دعا فرمائی۔[6] حضرت طفیل بن عمرو الدوسی اپنی قوم میں مسلسل دعوتِ دین کا کام کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے قبیلے کے ستر یا اسی خاندانوں کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت فرمائی۔[7]

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

اسی طرح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو رسول کریم ﷺ نے انہیں واپس اپنی قوم میں جانے اور تبلیغ دین کا حکم دیا۔ اور ان سے فرمایا:

"فَهَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِم"[8]

"کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو اسلام کا پیغام پہنچا سکتے ہو؟ شاید تمہاری وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو نفع دے اور تمہیں اجر و ثواب دے۔"

چنانچہ پہلے اپنے بھائی انیس کو حلقۂ اسلام میں داخل کیا اور پھر ان کی قوم کے نصف افراد اسلام لائے اور باقی بھی ہجرت کے بعد مسلمان ہوئے۔

مبلغین کی تقرریوں کا ایک سبب:

عہد مکی میں مختلف عرب قبائل کے نو مسلموں کو آپ ﷺ نے ان کے علاقوں اور قبیلوں میں اس ہدایت کے ساتھ واپس بھیج دیتے تھے کہ جب اسلام کو قوت حاصل ہو جائے تو مرکزِ اسلام لوٹ آنا، چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری، حضرت طفیل دوسی اور حضرت ابو ذر غفاری رضوان اللہ علیہم کا بطورِ مبلغ تقرر اسی غرض و سبب کے معلوم ہوتا ہے۔ انہیں مبلغین کی بھرپور کوششوں نے عالم عرب کے چاروں اطراف میں اسلام پھیلا دیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ اور ان کی تقرری کے اسباب:

ہجرتِ مدینہ سے کچھ قبل ۱۱ نبوی میں بیعت عقبیٰ اولی کے موقعے پر اہلِ یثرب نے ایک تربیت یافتہ مبلغ کی درخواست کی تو رسول کریم ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کا تقرر کیا، جو یثرب میں نمائندۂ رسول کے ساتھ ساتھ معلم، مقری، امام اور مبلغ سبھی کچھ تھے۔[9]

پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تقرری کے اسباب و وجوہات کو اس انداز میں بیان کرتے ہیں:

"کبار صحابہ اور سابقین اولین میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا انتخاب ظاہر ہے کہ ان کی سبقتِ اسلام اور شخصی وجاہت کے سبب نہیں ہوا تھا، وہ یقیناً سابق صحابی تھے اور انہوں نے اسلام کے لیے بڑی قربانیاں دی تھیں، لیکن ان سے کہیں زیادہ سبقت اور قربانی کا شرف رکھنے والے صحابہ موجود تھے۔ ان کا انتخاب و تقرر محض اس بنا پر کیا گیا تھا کہ وہ مجموعی طور پر اس عہدے و منصب کے لیے موزون ترین تھے۔ وہ پاسداران کعبہ کے خاندان کے ایک متمول خانوادہ عبد الدار کے فرد ہونے کے علاوہ اسلام کے وفادار، جانثار، ثابت قدم اور ٹھنڈے مزاج کے شخص تھے جو اسلام کے پیکرِ دلنواز ہونے کا دعویٰ کر سکتے تھے۔ ان کی یہی مجموعی صفاتِ حمیدہ تھیں جنہوں نے ایک مختصر عرصہ میں اسلام کے قدم مدینہ منورہ میں مضبوطی سے جما کر ہجرت کی راہ ہموار کر دی۔"[10]

اسی طرح بیعت عقبیٰ ثانی کے موقع پر بارہ افراد بشمول حضرت عبد اللہ بن رواحہ، حضرت رافع بن مالک، حضرت براء بن معرور، حضرت منذر بن عمرو، حضرت اسید بن حضیر، حضرت سعد بن خثمہ، حضرت رفاعہ بن عبد المنذر، حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام، حضرت عبادہ بن صامت، حضرت سعد بن عبادہ، حضرت اسعد بن زرارہ، حضرت سعد بن ربیعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بطور نقیب منتخب کیا گیا۔[11] یہ حضرات بھی ایک طرح کے مبلغین اسلام تھے، جن کی تقرری میں رسول اللہ ﷺ نے ان کے اپنے قبائل میں اثر و رسوخ اور مقام و مرتبہ کو بھی ملحوظ رکھا۔ بیعت عقبہ ثانی میں حاضر ہونے والے افراد تو تعداد میں بہتر (۷۲) تھے مگر یہ افراد اپنی ذاتی خصوصیات اور تقدم ایمانی کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز اور اس اس ذمہ داری کے زیادہ اہل بھی تھے۔

مدنی دورِ حیات اور معروف مبلغین صحابہ کرام رضی اللہ عنہ:

ہجرت مدینہ کے فوراً بعد رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی تعمیر فرما کر ایک باقاعدہ درس گاہ قائم فرمائی جس کو "صفہ" کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ مسجد و مدرسہ صفہ کا بنیادی مقصد مبلغین کی ایک تربیت یافتہ جماعت تیار کرنا تھی۔ صفہ کے مدرسے سے جب یہ جماعت تیار ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں مختلف دعوتی و تبلیغی مہموں پر روانہ فرمایا۔

عہد نبوی ﷺ کے مدنی دور میں سب سے پہلے جس تبلیغی مہم کا پتا چلتا ہے وہ صفر ۴ ہجری میں رجیع کی مہم تھی۔ جس میں چھ سے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی تقرری کی گئی۔ جن میں حضرت خبیب بن عدی، حضرت زید بن دثنہ، حضرت عبد اللہ بن طارق، حضرت معتب بن عبید، حضرت مرثد بن ابی مرثد، حضرت خالد بن بکیر، حضرت عاصم بن ثابت رضوان اللہ علیہم شامل تھے۔ یہ مبلغین جن کے امیر حضرت مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ تھے، قبائل عضل و قارہ کی درخواست پر روانہ کئے گئے، مگر ان سب کو بد عہدی اور دھوکے سے شہید کر دیا گیا۔[12]

اسی طرح اسی سال یعنی ۴ ہجری میں ابو براء عامر بن مالک نے جو قبیلے عامر بن صعصعہ کا سردار تھا، مدینہ منورہ حاضر ہو کر درخواست کی کہ آپ ﷺ اپنے ساتھیوں میں سے کچھ لوگوں کو اہل نجد کو دعوتِ اسلام و تبلیغ کے لیے بھیجیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے چالیس مبلغین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر حضرت منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرما کر روانہ کیا، لیکن ان سب کو بئر معونہ کے مقام پر بڑی بے رحمی سے قتل کر دیا گیا۔ ان چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کے اسماء گرامی اور زیادہ تفصیلات موجود نہ ہو سکیں البتہ یہ سب صحابہ کرام درسگاہ صفہ کے تربیت یافتہ اور بہترین مبلغین تھے۔[13] رجیع و بئر معونہ کی تبلیغی مہمات میں نہایت ہی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ کو اس کا بہت ہی زیادہ رنج و صدمہ ہوا۔ اس لئے بعد کے دور میں خالصتاً تبلیغی مہمات کو بھی حفاظت کی خاطر مسلح فرما کر بھیجتے تھے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جہادی مہمات میں بھی مبلغین کا تقرر فرماتے۔

فتح مکہ اور قبائل کے سرداروں کی بطور مبلغین تقرری:

۸ ہجری میں فتحِ مکہ کے بعد تمام عرب نے اسلام کی طرف نہایت تیزی کے ساتھ قدم بڑھایا۔ ہر قبیلے نے اپنا سردار اور مدینہ منورہ بھیجا تا کہ اسلام قبول کریں اور اسلامی تعلیمات حاصل کریں۔ فتحِ مکہ سے قبل قبائل اور افراد قبولِ اسلام کے بعد مدینہ منورہ میں ہی مقیم ہو جایا کرتے تھے، مگر فتح کے بعد قبائل کے سردار جو وفود کی شکل میں آتے تھے، کو رسول اللہ ﷺ اپنے اپنے قبائل میں واپس جانے

اور دعوتِ اسلام و تبلیغ کا حکم دیتے تھے۔ گویا یہ حضرات حضور ﷺ کی طرف سے مبلغ مقرر ہوتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد آنے والے چند قبائلی سرداروں کے اسماء گرامی یہ ہیں، جنہوں نے اپنی اپنی قوم میں دعوت و تبلیغ کا کام سرانجام دیا۔

حضرت عمیر بن وہیب رضی اللہ عنہ:

یہ قریش کے ممتاز سرداروں میں سے تھے۔ شروع میں شدید مخالف تھے مگر بلآخر اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ اہل مکہ کو اسلام کی دعوت دیں۔ چنانچہ وہ مکہ میں اسلام کی دعوت دیتے رہے اور کافی لوگوں نے ان کی ترغیب سے مسلمان ہوئے۔(14)

حضرت ابو امامہ صدی بن عجلان باہلی رضی اللہ عنہ:

ان کے قبولِ اسلام کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے انہیں انہی کی قوم کی طرف مبلغ بنا کر بھیجا۔ چنانچہ وہ باوجود سخت مخالفت کے بڑی استقامت کے ساتھ تبلیغ دین میں مشغول رہے۔(15)

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ:

حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور پھر حضور ﷺ کی رضامندی و اجازت سے اپنی قوم کی طرف آئے اور دعوتِ دین کی محنت میں لگے رہے۔ ان کی کوشش سے قوم نے اسلام قبول کیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری بھی دی۔(16)

حضرت رفاعہ بن زید جزامی رضی اللہ عنہ:

حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں انہی کی قوم کی طرف تبلیغِ اسلام کے لیے روانہ فرمایا۔ جس کے ثمرے میں ان کی قوم نے اسلام قبول کیا اور مسلمان ہو گئی۔(17)

حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنی قوم میں جانے اور اسلام کی تبلیغ کرنے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے اجازت عطا فرما دی۔(18)

حضرت ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ:

ان کے قبیلے بنو سعد بن بکر نے انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری کے لیے بھیجا۔ اسلام کی تفصیلات معلوم کرنے اور مطمئن ہونے کے بعد اسلام قبول کیا اور اپنی قوم میں واپس جا کر ان کو اسلام کی دعوت دی اور ان کے قبیلے کے تمام مرد اور عورتوں نے ایک ہی دن میں اسلام قبول کیا۔(19)

حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مجلس میں میں پیش ہوئے اور اسلام قبول کیا، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اپنے قبیلے مراد جاکر جہاد کی اجازت طلب کی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں فرمایا:

"ادع القوم، فمن أسلم منهم فأقبل منه، ومن لم يسلم فلا تعجل حتى أحدث إليك"[20]

"تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا، جو شخص اسلام قبول کرلے تو اس کے اسلام کو تسلیم کرلینا اور جو انکار کرے تو اس کے بارے میں توقف کرنا، یہاں تک کہ تم تک کوئی حکم بھیجا جائے۔"

حضرت ابوثعلبہ جرثوم بن ناشب رضی اللہ عنہ:

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کے قبولِ اسلام کے بعد ان کو اپنے قبیلے خُشَین جو قضاعہ کی شاخ تھی، کی طرف مبلغ بناکر بھیجا۔ چنانچہ ان کی کوششوں سے چند ہی سالوں میں پورا قبیلہ اسلام کی دولت سے سرفراز ہوگیا۔[21]

اسی طرح حضرت عامر بن شہر رضی اللہ عنہ کو اپنے قبیلے ہمدان، حضرت حارث بن ضرار رضی اللہ عنہ کو بنو مصطلق، حضرت قیس بن نشبہ رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم بنو سلیم، حضرت مالک بن احمر رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم اہل فدک، حضرت مسعود بن وائل رضی اللہ عنہ کو اپنی قوم بنو سلیم، حضرت عبداللہ بن عوسجہ رضی اللہ عنہ کو اپنے قبیلے حارثہ بن عمرو اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو اپنے قبیلے حارث بن کعب کی طرف مبلغ بناکر بھیجا۔ ان سرداروروٴسا مبلغین کی مسلسل محنت واستقامت کے بدولت ان قبائل کے اکثر وبیشتر لوگوں نے اسلام قبول کیا۔[22]

روٴسائے قبائل کی تقرری کے اسباب:

خلاصہ کلام یہ کہ عہد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مدنی دور میں خصوصاً فتح مکہ کے بعد روٴسائے قبائل جو وفود کی شکل میں تشریف لاتے تو اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کی مناسب تعلیم وتربیت فرماکر ان کو واپس اپنی اپنی قوم وقبیلہ کی طرف مبلغ کی حیثیت سے تقرری فرمادیتے تھے۔ جیسا کہ یہ لوگ اپنی اپنی قوم وقبیلے کے سردار ورئیس تھے اور ان کو اپنی قوم میں شخصی وجاہت اور اثر رسوخ بھی حاصل تھا۔ اسی بناپر ان کی قوموں کے اکثر لوگوں نے اسلام قبول کیا اور یہی ان حضرات کی تقرریوں کے بنیادی اسباب ووجوہات میں سے ایک اہم سبب معلوم ہوتا ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی یہ حکمتِ عملی نہایت موٴثر رہی اور اسلام تمام قبائل عرب میں نہایت سرعت کے ساتھ پھیل گیا۔

حوالہ جات:

[1] سورة المائده، آیت نمبر67

[2] سورة البقره، آیت نمبر 13

[3] ابن الأثير، أبو الحسن علي بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، أسد الغابة، دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الأولى1417هـ- 1996م، ج3، ص 310

[4] سورة الشورىٰ، آیت نمبر7

[5] الطحاوي، أبو جعفر أحمد بن محمد بن سلامة، شرح مشكل الآثار، بيروت مؤسسة الرسالة، الطبعة الأولى 1415هـ، ج10، ص 168

[6] ابن بطال، أبو الحسن علي بن خلف بن عبد الملك، شرح صحيح البخارى لابن بطال، دار النشرمكتبة الرشد السعودية، الرياض، الطبعة الثانية 1423هـ - 2003م، ج5، ص 114

[7] ابن هشام، عبد الملك بن هشام بن أيوب، أبومحمد، السيرة النبوية لابن هشام، شركة الطباعة الفنية المتحدة، ج2، ص22-23

[8] مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري، أبو الحسين، صحيح مسلم، دار الجيل بيروت، دار الأفاق الجديدة. بيروت، ج7، ص 152، حديث6513

[9] الكلاعي، سليمان بن موسى الأندلسي، أبو الربيع، الاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله والثلاثة الخلفاء، دار النشر بيروت، الطبعة الأولى 1417هـ، ج1، ص 242

[10] یٰسین مظہر صدیقی، پروفیسر، عہد نبوی کا نظامِ حکومت، الفیصل ناشران لاہور 1995ع، ص94

[11] ابن الملقن، سراج الدين أبو حفص عمربن علي، دمشق دار النوادر، الطبعة الأولى1429 هـ، ج2، ص253

[12] ايضا، ج 18، ص 266

[13] الكلاعي، سليمان بن موسى الأندلسي، أبو الربيع، الاكتفاء بما تضمنه من مغازي رسول الله والثلاثة الخلفاء، دار النشر بيروت، الطبعة الأولى 1417هـ، ج2، ص91

[14] ابن الأثير، أبو الحسن علي بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، أسد الغابة، دار إحياء التراث العربي بيروت 1417 هـ - 1996 م، رقم الطبعة الأولى، ج4، ص 321

[15] سعيد بن علي بن وهب القحطاني، فقه الدعوة في صحيح الإمام البخاري، رسالة دكتوراه، من جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، الناشر: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد، الطبعة الأولى 1421هـ، ج1، ص 479

[16] الكاندهلوي، محمد يوسف بن محمد إلياس بن محمد إسماعيل، حياة الصحابة،دعوة الصحابة فى القبائل وأقوام العرب-دعوة عمرو بن مرة، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع بيروت، الطبعة الأولى1420هـ-1999م،ص214-215

[17] ابن حجر العسقلاني، أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد، الإصابة في تمييز الصحابة، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى1415 هـ، ج1، ص417

[18] ابن عبدالبر، أبوعمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، دار الجيل بيروت، الطبعة الأولى 1412هـ-1992م، ج3، ص1066

[19] د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني،مواقف الصحابة -رضي الله عنهم- في الدعوة إلى الله تعالى، مطبعة سفير، الرياض, ج1، ص49-51

[20] ابن الأثير، أبو الحسن علي بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزري، أسد الغابة، دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الأولى1417هـ- 1996م، ج4، ص 343

[21] ابن عبدالبر، أبوعمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، دار الجيل بيروت، الطبعة الأولى1412 هـ- 1992م، ج4، ص 1618

[22] تفصیلات کے لیے دیکھیں ان حضرات کے تذکرے أسد الغابۃ لابن الأثیر اور الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب لابن عبد البر میں

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.